بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
فون نمبر ۷۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۴
روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر روشن دین تنویر
یوم جمعہ
The Daily
ALFAZL
RABWAH
قیمت فی پرچہ ۲ پیسے
جلد ۵۵/۲۰ | ۲۵ نبوت ۱۳۴۵ ہش ۔ ۱۱ شعبان ۱۳۸۶ھ ۔ ۲۵ نومبر ۱۹۶۶ء | نمبر ۲۷۴

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ترکِ شر کی قوت پیدا کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ پہلے کافوری شربت پلاتا ہے

نیکیوں میں ترقی کیلئے دوسرا شربت پلایا جاتا ہے جسے قرآنی اصطلاح میں شربت زنجبیلی کہتے ہیں

"انسان جب ترکِ شر کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے کافوری شربت پلاتا ہے جس سے یہ مراد ہے کہ وہ جوش اور تحریکیں جو بدی کیلئے پیدا ہوتی تھیں سرد ہو جاتی ہیں اور بدی کے مواد دب جاتے ہیں۔ اس کے بعد اس کو دوسرا شربت پلایا جاتا ہے جو قرآن کریم کی اصطلاح میں شربت زنجبیلی ہے جیسا کہ فرمایا یُسْقَوْنَ فِیْھَا کَاْسًا کَانَ مِزَاجُھَا زَنْجَبِیْلًا۔ زنجبیل مرکب ہے زنا اور جبل سے۔ زنا کے یہ معنی ہیں کہ ایسی حرارت اور گرمی پیدا ہو جائے کہ پہاڑ پر چڑھ جاوے۔ زنجبیل میں حرارت غریزی رکھی گئی ہے اور اس کے ساتھ انسان کی حرارتِ غریزی کو فائدہ پہنچتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بڑے بڑے کام جو میری راہ میں کئے جاتے ہیں۔ جیسے صحابہؓ نے کئے یہاں تک کہ انہوں نے اپنی جانوں سے دریغ نہیں کیا۔ خدا تعالیٰ کی راہ میں سر کٹوا دینا آسان امر نہیں ہے۔ جس کے بچے چھوٹے چھوٹے اور بیوی جوان ہو جب تک کوئی خاص گرمی اس کی روح میں پیدا نہ ہو کیونکر انہیں یتیم اور بیوہ چھوڑ کر سر کٹوا لے۔ پس صحابہؓ سے بڑھ کر کوئی نمونہ پیش نہیں کر سکتا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا نمونہ اعلیٰ درجہ کی قوتِ قدسی اور تزکیہ نفس کی طاقت کا ہے۔ اور صحابہؓ کا نمونہ اعلےٰ درجہ کی تبدیلی اور فرمانبرداری کا ہے۔ پس ایسی طاقت اور یہ قوت اسی زنجبیلی شربت کی تاثیر سے پیدا ہوتی ہے اور حقیقت میں کافوری شربت کے بعد طاقت کو نشوونما دینے کے لئے اس زنجبیلی شربت کی ضرورت بھی تھی۔ اولیاء اور ابدال جو خدا تعالیٰ کی راہ میں گرمی اور جوش دکھاتے ہیں۔ اس کی وجہ یہی ہوتی ہے کہ وہ زنجبیلی جام پیتے رہتے ہیں۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جب دعوےٰ کیا تو غور کرو کہ کس قدر مخالفت کا بازار گرم تھا۔ ایک طرف مشرک تھے۔ دوسری طرف عیسائی بے حد جوش دکھا رہے تھے جنہوں نے ایک عاجز انسان کو خدا بنا رکھا تھا اور ایک طرف یہودی سیاہ دل تھے۔ یہ بھی اندر ہی اندر ریشہ دوانیاں کرتے اور مخالفوں کو اکساتے اور ابھارتے تھے۔ غرض جس طرف دیکھو مخالف ہی مخالف نظر آتے تھے۔ قوم دشمن، پرائے دشمن، جدھر نظر اٹھاؤ دشمن ہی دشمن تھے۔ ایسی حالت اور صورت میں وہ زنجبیلی شربت ہی تھا جو آپؐ کو اپنے پیغام رسالت کی تبلیغ کے لئے آگے ہی آگے لے جاتا تھا۔ کسی قسم کی مخالفت کا ڈر آپؐ کو باقی نہ رہا تھا۔ اس راہ میں مرنا سہل اور آسان معلوم ہوتا تھا۔ چنانچہ صحابہؓ اگر موت کو اس راہ میں آسان اور آرام دہ چیز نہ سمجھ لیتے تو کیوں جانیں دیتے۔ میں سچ کہتا ہوں کہ جب تک یہ شربت نہیں پیتا ایمان کا ٹھکانا نہیں۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳۸۱ تا ۳۸۳)

اخبارِ احمدیہ

○ کراچی ۲۳ نومبر۔ بذریعہ فون

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آجکل کراچی میں قیام فرما ہیں۔ حضور کی صحت کے متعلق آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

○ ربوہ — سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آئندہ علمی اجلاس مورخہ ۹ دسمبر ۱۹۶۶ء کو منظور فرمایا ہے۔ حضور کے ارشاد کے مطابق مندرجہ ذیل مقررین تقاریر فرمائیں گے۔

(۱) مکرم ڈاکٹر نصیر احمد خان صاحب ایم ایس سی پی ایچ ڈی۔ پیشگوئی دربارہ غلبہ اسلام
(۲) مکرم سید میر مسعود احمد صاحب ایم اے
پیشگوئی دربارہ پنڈت لیکھرام
(۳) مکرم مولوی محمد سعید صاحب انصاری فاضل
پیشگوئی دربارہ ڈوئی۔

(ابو العطاء جالندھری
نائب ناظر اصلاح و ارشاد)

○ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی لاہور سے بخیریت ربوہ واپس تشریف لے آئی ہیں۔ الحمدللہ

○ جملہ مجالس انصار اللہ کے عہدہ داران کی توجہ کے لئے گزارش ہے کہ ہمارا مالی سال ۳۱ دسمبر کو ختم ہو رہا ہے۔ ابھی بعض مجالس نے اپنا بجٹ پورا نہیں کیا۔ اس لئے فوری توجہ فرمائیں۔ اور اپنی مجلس میں کسی رکن کو بقایا دار نہ رہنے دیں جزاکم اللہ خیراً

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ)

ہفتہ صفائی

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ ٹاؤن کمیٹی ربوہ کے اشتراک عمل سے ۲۵ نومبر سے ۲ دسمبر ۱۹۶۶ء تک "ہفتہ صفائی" منا رہی ہے اس ہفتہ میں مکھیوں کو ختم کرنے نیز جسم اور ماحول کی صفائی کی طرف خاص توجہ دی جائے گی ربوہ کے ہر گھر میں مکھی مار دوائی تقسیم کی جائے گی۔ ربوہ کے خدام اس عرصہ میں اپنے اپنے حلقہ جات میں وقار عمل کریں گے۔ اہالیان ربوہ سے درخواست ہے کہ اس ہفتہ صفائی کو کامیاب بنانے میں منتظمین کے ساتھ تعاون فرماویں۔

(مہتمم مقامی)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۵ نومبر ۱۹۶۶ء

اسلام پسند عناصر کیلئے لمحۂ فکریہ

(۲)

مثلاً آیئے ایک ایسی مثالی تحریک کا کسی قدر جائزہ لیں۔ مصر میں اخوان المسلمون کی تحریک معروف تحریک ہے۔ اس تحریک کو چلانے والے صرف اگر مصری علماء ہی لئے جائیں تو بڑی بڑی ہستیاں نظر آتی ہیں۔ حسن البنا اس تحریک کے بانی تھے۔ وہ مصر میں اسلامی روح زندہ کرنے کے لئے اٹھے تھے۔ انہوں نے مسلمانوں کی ایک جماعت اپنے گرد جمع کر لی تھی۔ جن میں بڑے بڑے جید علماء بھی شامل ہوئے ان میں سید قطب اور ڈاکٹر حسن الہضیبی جیسے معروف قابلیت کے انسان بھی تھے۔ ان کے علاوہ اور بھی بڑے بڑے اہل علم حضرات اس جماعت میں شامل ہوئے۔ مگر آج بقول بعض کے مصر میں الاخوان المسلمون کا نام لینا بھی جرم سمجھا جاتا ہے۔ مصر ایک اسلامی ملک ہے۔ وہاں کے اقتدار کی باگ ڈور انہیں لوگوں کے ہاتھ میں ہے۔ جو مسلمان کہلاتے ہیں۔ یہ وہ ملک ہے جہاں کا جامعہ ازہر ساری دنیا میں صدیوں سے اسلامی یونیورسٹی کے طور پر مشہور و معروف ہے۔

آخر سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس تاریخی اسلامی ملک کی حکومت شاہ فاروق سے لے کر صدر ناصر تک اس تحریک کی دشمن کیوں؟ کیوں اس تحریک کے اکابر کو ان اسلامی حکومتوں نے قید و بند کے علاوہ پھانسی اور قتل تک سزائیں دیں۔ کوئی انسان اس کو اچھا نہیں کہہ سکتا۔ کوئی مسلمان اس کو برداشت نہیں کر سکتا۔ کہ مسلمان ہی مسلمان کو بلکہ علماء اور دیندار علماء کو پھانسی پر لٹکا دے۔ یا ان کو کسی اور طرح کی اذیت دے۔ مسلمان قوم کی اس سے بڑھ کر بدنصیبی اور کیا ہو سکتی ہے۔ کہ خود مسلمان ہی اپنے دینی ماہرین علوم اور اسلام کے خیرخواہوں کو مٹانے پر تل جائیں۔ یہی اب ہو رہا ہے۔ تقریباً ہر اسلامی ملک میں ہو رہا ہے۔

ہر مسلمان اسلام کو پیار کرتا ہے۔ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر جان نچھاور کرنے کو اپنی سعادت سمجھتا ہے۔ اس کے باوجود اسلامی ملکوں میں ہی وہ لوگ جو اسلام کے قیام اور اس کی اشاعت کے دعوے سے کھڑے ہوتے ہیں۔ ان کی قدر کی بجائے خود مسلمان حکومتیں ان سے بیزار ہو جاتی ہیں۔ آخر اس کی کیا وجہ ہے۔ آیئے ایک تازہ مثال لے کر دیکھیں۔ چند روز ہوئے کہ ملتان میں بعض مسلمانوں کو گرفتار کیا گیا ہے۔ یہ لوگ نہیں چاہتے تھے کہ ملتان میں جشن کے موقعہ پر خواتین کی نمائش ہو۔ یہ بہت اچھا کام تھا ان لوگوں نے گورنر کو لکھا گورنر نے ہدایت دی کہ جشن میں کوئی غیر اسلامی حرکت نہ کی جائے۔ یہ صورت حال ایسی تھی کہ گرفتاریاں نہ ہوتیں۔ یہ مان بھی لیا جائے کہ گورنر کی ہدایت پر عمل نہیں ہوا پھر بھی سوال ہے کہ گرفتاریوں تک نوبت کیوں پہنچی۔ یہ مسلمان اچھا خیال رکھتے تھے آخر گرفتاریاں کیوں ہوئیں۔ ہم تمام حالات سے واقف نہیں مگر قیاس چاہتا ہے کہ گرفتار ہونے والوں نے قانون اپنے ہاتھ میں لینے کی کوشش کی ہوگی۔ جس کو روکنا ارباب نظم و نسق امن کے قیام کے لئے ضروری سمجھتے ہوں گے۔

اس مثال سے قیاس کیا جا سکتا ہے کہ اسلامی ملکوں میں خاصکر مصر میں جو بعض اہل علم حضرات موت کے گھاٹ اتار دیئے گئے ہیں۔ اس کی وجہ یہی ہو سکتی ہے کہ اخوان المسلمون کا طریق کار حکومت کی نظروں میں نظم و نسق کے مطابق صحیح نہیں رہا۔ برسر اقتدار طبقے کا [illegible] کا جذبہ بجا مگر ہم نہیں سمجھ سکتے کہ اگر ایک مسلمان جماعت کا طریق کار مخدوش نہ ہو تو کوئی نام کا مسلمان بھی ناحق مسلمان اہل علم حضرات کا خون بہانا پسند کرے۔ حکومت اور عوام میں غلط فہمیاں ہو سکتی ہیں۔ لیکن جب کشت و خون تک نوبت پہنچے۔ تو اہل علم حضرات کو بھی اپنی جگہ اپنے طریق کار کا جائزہ ضرور لینا چاہیئے۔ آج اسلام ہر طرف سے کفر کی افواج میں گھرا ہوا ہے۔ اہل علم حضرات کو جو اسلام کو قائم کرنا چاہتے ہیں۔ نہایت سوچ بچار کر قدم اٹھانے کی ضرورت ہے۔ تاکہ کسی غلط اقدام سے اپنوں کو بھی دشمن نہ بنا لیا جائے۔ اور اسلام کو بجائے فائدہ کے نقصان پہنچ جائے۔ اور غیروں کے لئے انگشت نمائی کا باعث ہو۔

لہٰذا اسلامی ملکوں میں خاصکر جو اہل علم حضرات اسلامی اخلاق از سر نو پیدا کرنا چاہتے ہیں ان کو سخت احتیاط کی ضرورت ہے۔ اس ضمن میں سب سے اول بات یہ ہے کہ ایک اسلامی ملک میں اسلام کے نام پر سیاسی پارٹی بازی سراسر خلاف اسلام ہے۔ اگر ملک میں ایسی اخلاقی کمزوریاں ہیں جن کا تدارک حکومت کر سکتی ہے تو علماء کو چاہیئے کہ حکام کو نہایت احتیاط سے اس کی طرف توجہ دلائی جائے۔ کسی صورت میں بھی ایسا انداز اختیار نہیں کرنا چاہیئے کہ ارباب نظم و نسق کو امن کے قیام کے لئے اقدام کرنے کی ضرورت محسوس ہو۔ دوئم اہل علم حضرات کو چاہیئے کہ اپنی عنان توجہ زیادہ تر غیر مسلم اقوام میں تبلیغ اسلام کی طرف پھیر دیں۔ اسلام صرف پشتینی مسلمانوں کی وراثت نہیں ہے۔ اگر مسلمان اپنی اصلاح نہ کریں تو دوسروں کو اسلام کی برکات سے کیوں محروم رکھا جائے۔ جب مکہ والوں نے سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مخالفت انتہا کو پہنچا دی۔ تو آپ نے طائف کا رخ کیا۔ وہاں بھی ناکامی ہوئی۔ تو آپ نے مدینہ ہجرت کی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ چندی سالوں میں تمام عرب اسلام کے جھنڈے تلے جمع ہو گیا۔ اس وقت اتنے وسائل بھی نہیں تھے۔ آج تمام دنیا اسلام کی زد میں ہے۔ ایک افریقہ ہی کو لے لیجئے۔ پھر یورپ کے راستے بھی بند نہیں ہیں۔ ایشیا۔ امریکہ کے کنارے اسلام کے لئے آغوش وا ہیں۔ اسلامی ملکوں میں حکومتوں سے لڑنے کی بجائے اگر ہم اپنی قوتیں کفر گڑھوں میں اسلام کی روشنی پھیلانے کی کوشش کریں۔ تو ہم لڑائی کا رخ موڑ سکتے ہیں۔ یہی حکومتیں جن کو تعجیل میں لادینیت کا حامل خیال کیا جاتا ہے۔ اسلام کی اشاعت کے ممد و معاون ثابت ہو سکتی ہیں۔ اور دونوں طرف کی طاقتیں مل کر معجزہ دکھا سکتی ہیں۔

اس ضمن میں تیسری بات یہ ہے کہ مسلمان اہل علم حضرات کو باہم اختلافات پر دست و گریباں ہونا اور اپنی دانست میں اندرونی فتنوں کے قلع قمع کی جانب ضرورت سے زیادہ توجہ دینا چھوڑ دینا چاہیئے جو فرد یا جماعت اسلام کے نام کام کرتی ہے۔ اس کو اپنے حال پر چھوڑ کر غیر مسلموں کی طرف توجہ دینی چاہیئے اور اپنے اخلاق اور نمونہ سے اسلام کا صحیح چہرہ دنیا کے سامنے پیش کرنا چاہیئے۔ ازمنہ وسطیٰ میں یورپ میں عیسائی فرقوں کی خانہ جنگی سے تنگ آکر جب حکومتوں نے سیکولرزم کو اختیار کیا۔ اور علوم کے احیاء کی وجہ سے عیسائیت کا زور ٹوٹنے لگا۔ تو عیسائی پادریوں نے اپنے ملکوں میں خانہ جنگی کی بجائے دوسرے ملکوں کا رخ کیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ آج کوئی بستی دنیا میں ایسی نہیں ہے جہاں کہ عیسائی مشنوں کی رسائی نہ ہو۔ کامرانی اور ناکامی سے بالا ہو کر وہ اپنا کام کئے جاتے ہیں۔ اور اب ان کی پشت پناہی کر رہی ہیں۔ اگر عیسائی پادری اپنی حکومتوں سے نبرد آزما رہتے تو عیسائیت کا نام و نشان بھی اب تک مٹ گیا ہوتا۔ مگر نہیں آج دنیا کا بہت بڑا حصہ ایسا ہے جو عیسائی مشنوں کے زیر اثر ہے۔ ہمیں اس سے عبرت حاصل کرنی چاہیئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"فوری ضرورتوں پر کام آنے والے روپے کے سوا تمام روپیہ جو بنکوں میں دوستوں کا جمع ہے۔ وہ بطور امانت خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل ہونا چاہیئے۔"

(افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

اولاد کی تربیت

اولاد کی تربیت ایک بڑا اہم اور ضروری فریضہ ہے اور تربیت کے لئے دینی واقفیت کی ضرورت ہے۔ آپ الفضل ایسے دینی اخبار کا خطبہ نمبر یا روزانہ پرچہ جاری کروا کر اپنی اولاد کی صحیح تربیت کا ایک مستقل سامان کر سکتے ہیں۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے نویں سالانہ اجتماع کے افتتاح کے موقع پر

حضرت سیّدہ امِ متین صاحبہ مدظلّہا العالی کی اہم تقریر

خلیفۂ وقت کی جاری کردہ تحریکوں کو کامیاب بنانا ہمارا اوّلین فرض ہے

(۲)

فاؤنڈیشن کے اغراض و مقاصد

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے ۲۸۔ دسمبر ۱۹۴۴ء کو جب جماعتِ احمدیہ کے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر اپنے دعویٰ مصلح موعود کو پیش فرمایا تو پیشگوئی مصلح موعود کی سات اہم اغراض بیان فرمائی تھیں۔ آپ نے فرمایا تھا" اس کی کئی اغراض ہیں

اوّل یہ پیشگوئی اس لئے کی گئی ہے کہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت سے نجات پائیں اور جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آئیں۔

دوسرے یہ پیشگوئی اس لئے کی گئی تھی" تا دینِ اسلام کا شرف ظاہر ہو اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو۔

تیسرے آپ نے فرمایا یہ پیشگوئی اس لئے کی گئی ہے تا کہ حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آجائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے۔

چوتھی غرض اس پیشگوئی کی یہ بیان کی گئی تھی کہ تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں۔

پانچویں غرض یہ بیان کی گئی تھی کہ تا وہ یقین لائیں کہ میں تیرے ساتھ ہوں۔

چھٹی غرض یہ بیان کی گئی تھی کہ تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا اور اس کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفےٰ صلعم کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ایک کھلی نشانی ملے۔

ساتویں آپ نے بیان فرمایا کہ یہ پیشگوئی اس لئے کی گئی ہے تاکہ مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے اور پتہ لگ جائے کہ وہ جھوٹے ہیں۔"

دنیا جانتی ہے کہ یہ پیشگوئی کس شان سے پوری ہوئی۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی زندگی کا ایک ایک دن بلکہ ایک ایک لمحہ گواہ ہے اس بات کا کہ آپ کے ذریعہ سے اسلام کا غلبہ ہوا۔ کلام اللہ کا مرتبہ بلند ہوا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان بلند ہوئی۔ انسان فانی ہے۔ وہ اپنا کام پورا کر کے اس دنیا سے چلا جاتا ہے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ بھی اپنا کام پورا کر کے اللہ تعالےٰ کے حضور حاضر ہو گئے لیکن آپ کی وہ برکات جو اس پیشگوئی کے ساتھ وابستہ تھیں ختم نہیں ہوئیں۔ جب تک زمین و آسمان قائم ہیں پیشگوئی مصلح موعود اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ دنیا کے سامنے اسلام۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن مجید کی صداقت کو ثابت کرتی رہے گی۔ یہی سات اہم اغراض جو حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے پیشگوئی مصلح موعود کی بیان فرمائی تھیں حقیقت میں فضلِ عمر فاؤنڈیشن کی ہیں۔ اور اسی غرض سے فضلِ عمر فاؤنڈیشن کا قیام عمل میں لایا گیا ہے تا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے کاموں اور پروگراموں کو جاری رکھا جائے اور آپ کی ان خواہشات کو تکمیل تک پہنچایا جائے جو آپ کے دل میں پرورش پا رہی تھیں۔

فضلِ عمر فاؤنڈیشن کا قیام احسان ہے جماعتِ احمدیہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا تا اس کے ذریعہ مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا نام زندہ رہے اور آپ رضی اللہ عنہ کی برکات زندہ رہیں۔ فضلِ عمر فاؤنڈیشن احسان ہے آپ کا انسانیت پر تا اس کے ذریعہ ساری دنیا تک اسلام کا پیغام پہنچے اور تشنہ لب روحیں صداقت کو پہچانیں۔ فضلِ عمر فاؤنڈیشن عملی تشکیل ہے پیشگوئی مصلح موعود کی تا اس کے ذریعہ سے ہمیشہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کو، آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کو اور اللہ تعالےٰ کی ہستی کو ثابت کیا جا سکے۔

پس میری بہنو! جو مصلح موعود کی زندگی کیسی ہو جاتی ہیں، پیشگوئی مصلح موعود کو اللہ تعالےٰ کی قدرت اور رحمت کے نشان کے طور پر دنیا کے سامنے پیش کیا جا سکے، جو چاہتی ہیں کہ اسلام کی صداقت کو دلائل کے ساتھ ساری دنیا سے منوایا جائے۔ جو چاہتی ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حکومت کو ساری دنیا میں قائم کیا جائے، جو چاہتی ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی غلامی کا جوا ساری دنیا پہن لے، جو چاہتی ہیں کہ خلافت کا انعام ہم میں ہمیشہ قائم رہے، جو چاہتی ہیں کہ مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا نام اور آپ کے جاری کردہ کام ہمیشہ کے لئے زندہ رہیں ان کے لئے قربانی کا سب سے بڑا رستہ یہی ہے کہ وہ فضلِ عمر فاؤنڈیشن میں دل کھول کر حصہ لیں۔ اپنی محبت، اپنی عقیدت اور اپنی وفا کا مظاہرہ اس سکیم میں عملی طور پر شامل ہو کر کریں۔

یورپ میں مسجد کی تعمیر

دسمبر ۶۴ء میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی خلافت پر پچاس سال گزر چکے تھے میں نے اپنی بہنوں کے سامنے یہ تجویز رکھی تھی کہ ہم اس خوشی میں اللہ تعالےٰ کے حضور ایک نذرانہ پیش کریں۔ ایسا نذرانہ جو ہماری اسلام سے محبت کا زندہ ثبوت ہو۔ اس خوشی میں ہم یورپ میں ایک اور مسجد تعمیر کروائیں۔ بہنوں نے میری آواز پر لبیک کہتے ہوئے ایسی قربانی کا مظاہرہ کیا کہ اس کی مثال کہیں اور نظر نہیں آتی۔ میں نے دو لاکھ روپے کی تحریک کی تھی مگر بعد میں صحیح اندازہ لگوانے اور بنیاد رکھے جانے پر یہ اندازہ پانچ لاکھ تک پہنچ گیا۔ اللہ تعالےٰ کا کتنا بھاری فضل اور احسان ہے کہ ۶۵ء کے جلسہ سالانہ پر دو لاکھ کی رقم پوری ہو گئی تھی۔ اور اب پونے دو سال گزرنے پر وعدہ جات ۳,۵۳,۰۰۰ اور وصولی ۳,۵۰,۰۰۰ تک پہنچ چکی ہے گو اندازہ ہمارے اندازے کے دوگنے سے بھی زیادہ بڑھ چکا ہے لیکن بہرحال جو وعدہ ہم اللہ تعالےٰ کے حضور کر چکی ہیں اس کو مومنانہ شان کے ساتھ ہم نے پورا کرنا ہے۔

میری بہنو! کوشش کریں کہ ۶۷ء کے آخر تک آپ اس سلسلہ میں اپنی ذمہ داری سے سبکدوش ہو جائیں۔ آپ نے اپنی قربانی اور اپنے عمل سے دنیا کو بتانا ہے کہ مومن کو اللہ تعالےٰ کی ذات سب سے پیاری ہوتی ہے اس کی راہ میں وہ کسی قربانی سے نہیں گھبراتا۔ پھر یہاں ایک طرف اللہ تعالےٰ سے کیا ہوا وعدہ ہم نے پورا کرنا ہے اور دوسری طرف حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی یادگار قائم کرنی ہے۔ تا اس مسجد کے ذریعہ جو اسلام کو غلبہ حاصل ہو، دنیا اسلام قبول کرے اس کی خوشی حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی رُوح کو بھی پہنچتی رہے۔

قرآن مجید سیکھنے کی تحریک

دوسری تحریک جو تعلیم سے تعلق رکھتی ہے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے جماعت کے سامنے رکھی گئی ہے وہ یہ ہے کہ جماعت کے مرد بھی اور عورتیں بھی، لڑکے بھی اور لڑکیاں بھی مل کر یہ کوشش کریں کہ جماعت میں کوئی وجود بھی ایسا نہ رہ جائے جو قرآن مجید ناظرہ نہ جانتا ہو۔ اور پھر دوسرا قدم یہ ہو کہ ہر ایک قرآن مجید ترجمہ کے ساتھ جانتا ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے آنے کی غرض ہی قرآن کریم کی تعلیم کو پھر سے دنیا میں پھیلانا تھا۔ قرآن مجید کے خزانے آپ نے دنیا کو پیش کئے۔ معارف قرآن کا دریا بہا دیا۔ قرآن کریم کے احکام کے مطابق اپنے اصحاب کی زندگیاں بدل کے رکھ دیں جو آپ کی صحبت میں رہا اُسنے اپنے عمل سے اصحاب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگیوں کا نمونہ دنیا کے سامنے پیش کر دیا۔ ان میں مرد بھی تھے اور عورتیں بھی۔ حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اپنے دورِ خلافت میں قرآن مجید اور حدیث کا درس جاری رکھا اور احمدی وہ درس سنکر قرآن مجید کی شمع سے اپنے قلوب منور کرتے رہے۔ اور دنیا میں اسکی روشنی پھیلاتے رہے۔ آپ رضی اللہ عنہ کے بعد وہ دَور آیا جو تاریخِ احمدیت کا ایک زریں باب ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو اللہ تعالےٰ نے ایک لمبا دورِ خلافت عطا فرمایا۔ آپ کے متعلق اللہ تعالےٰ کا وعدہ تھا کہ کلامِ الٰہی کا مرتبہ اس کے ذریعہ

ظاہر ہوگا۔ آپ کی ساری زندگی کا محور یہی رہا کہ مرد بھی اور عورتیں بھی قرآن مجید سیکھیں اور سکھائیں۔ آپ نے بارہا عورتوں میں تقریر فرماتے ہوئے اس بات کی طرف توجہ دلائی کہ تم پر علم دین سیکھنے کی بڑی بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ آپ نے عورتوں میں بنفسِ نفیس درس قرآن دیا۔ ایک دفعہ آپ نے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر قرآن مجید کا ترجمہ جاننے والیوں کو کھڑا ہونے کا ارشاد فرمایا اور ان کی تعداد دیکھ کر آپ نے فرمایا کہ آج کا دن میرے لئے خوشی کا دن ہے کہ اتنی بڑی تعداد میں احمدی عورتیں قرآن کریم کا ترجمہ جانتی ہیں۔ مگر حقیقی خوشی کا دن وہ ہوگا جب ہر احمدی عورت قرآن کریم کا ترجمہ جانتی ہوگی۔ آپ کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی تواتر قرآن کریم ناظرہ اور ترجمہ سیکھنے کی طرف جماعت کو توجہ دلائی ہے۔ آپ کے ارشاد کے ماتحت لجنہ مرکزیہ نے تمام لجنات کو فارم چھپوا کر بھجوائے لیکن اس وقت تک کُل ۱۵۴ لجنات، اور ۴۳ ناصرات کی طرف سے فارم پُر ہو کر آئے ہیں جن میں سے صرف ۱۸ لجنات ایسی ہیں جن میں سو فیصدی مستورات جانتی ہیں۔ حالانکہ ہمارا نصب العین یہ ہونا چاہیئے کہ سو فیصدی مستورات ترجمہ جانتی ہوں۔ آئندہ سال کے پروگرام میں ہماری کوشش یہ ہونی چاہیئے کہ ناظرہ کی تعداد کو سو فیصدی تک پہنچا دیں اور ۵۰ فیصدی ترجمہ کی۔ حضرت مصلح موعودؓ کا یہ الہام کہ اگر پچاس فیصدی عورتوں کی اصلاح کر لو تو اسلام کو ترقی حاصل ہو جائے گی اس بات کی نشان دہی کرتا ہے کہ ہر کام کا کم از کم معیار پچاس فیصدی ہونا چاہیئے۔ ہماری عزت۔ لجنہ کی ترقی، جماعت کی سربلندی، اسلام کا غلبہ قرآن کریم پر پورے عمل درآمد کرنا اس بات پر منحصر ہے کہ ہم اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں اور جو پروگرام لجنہ مرکزیہ بنائے یا جو ذمہ داریاں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی طرف سے ہمارے سپرد کی جائیں ان کو پورا کرنے کے لئے اپنی تمام قوتیں بروئے کار لائیں۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھیں۔ اور یہ تبھی ہو سکتا ہے جب ہم قرآن کریم کے معانی سمجھتی ہوں تا اس کے مطابق اپنی زندگیاں ڈھالیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کے مطابق اپنی زندگیاں اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کے مطابق گزاریں۔

نظامِ وصیّت

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حال ہی میں جماعت کو اس بات کی طرف بھی توجہ دلائی ہے کہ قرآنِ مجید کی تعلیم کا نظامِ وصیت سے بڑا گہرا تعلق ہے اس لئے آپ نے ہر جماعت میں موصی اصحاب کو اپنی تنظیمیں بنانے کا ارشاد فرمایا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے وصیت کی شرائط میں سے ایک شرط یہ بھی قرار دی ہے کہ وہ اسلام کے مطابق زندگی گزارنے والا ہو۔ نئے سال کے پروگرام میں لجنات اماء اللہ کا یہ بھی کام ہوگا کہ نظامِ وصیت کو وسیع تر کریں اور زیادہ سے زیادہ وصیت کروائیں۔ اور پھر ان کو وصیت کی اہمیت، اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشاداتؑ کی طرف متوجہ کرتے رہیں تا احمدیت کے قیام کی غرض یعنی صحیح اسلامی معاشرہ کا قیام پوری ہو اور جماعت کی ہر عورت اور لجنہ اماء اللہ کی ہر ممبر صحابیاتِ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نقشِ قدم پر چلنے والی ہو۔

(باقی)

رمضان المبارک نمبر

ماہنامہ الفرقان کا رمضان المبارک نمبر وسط دسمبر ۶۶ء کو شائع ہو رہا ہے۔ رمضان سے متعلق جملہ مسائل کا اس میں ذکر ہوگا۔ ایک جامع مضمون محترم شیخ نور احمد صاحب منیر نے تحریر کیا ہے۔ علاوہ ازیں اس نمبر میں محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب ایم۔اے کا ایک تحقیقی مقالہ دربارہ قصیدہ نعمت اللہ ولی بھی شائع ہو رہا ہے۔ شذرات بھی ہوں گے۔

ماہنامہ الفرقان کا سالانہ چندہ چھ روپے ہے جو مینیجر الفرقان ربوہ کے نام آنا چاہیئے۔

خاکسار
ابو العطاء جالندھری
ایڈیٹر الفرقان

ناصرات الاحمدیہ کے لئے ایک اعلان

(حضرت سیّدہ اُمِّ متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

میری عزیز بچیو! آپ ناصرات کی تنظیم میں شامل ہیں۔ ناصرات کے معنے ہیں مدد کرنے والیاں۔ اس تنظیم کے قائم کرنے کا مطلب ہی یہی ہے کہ آپ کا نام آپ کو ہر وقت یہ توجہ دلاتا رہے کہ آپ کا کام صرف کھانا پینا کھیلنا اور پڑھنا ہی نہیں بلکہ احمدیت کی ترقی کے لئے قربانی دینا ہے۔ جب سے ناصرات کی تنظیم قائم ہوئی ہے کبھی آپ سے کسی نمایاں قربانی کا مطالبہ نہیں کیا گیا تھا ایسی قربانی جس سے واقعی آپ ناصرات الاحمدیہ ثابت ہو سکیں لیکن مبارک ہو کہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آپ کو بھی یہ موقع عطا فرمایا ہے کہ آپ ایک ذمہ داری اٹھا کر ایسی قربانی کا مظاہرہ کریں جو تاریخِ احمدیت کا ایک سنہری باب ہو۔ ایک اٹھنی ماہوار جس سے زائد آپ کاغذ، پنسل، ربڑ، کھانے پینے، کھلونوں اور مختلف چیزوں میں خرچ کر دیتی ہیں۔ بچا کر اور اپنے آقا کے حضور پیش کر دیں تا وقفِ جدید کا بجٹ پورا ہو سکے۔

مَیں لجنات کو اور بچیوں کی ماؤں کو اس طرف توجہ دلاتی ہوں کہ وہ اپنی بچیوں میں قربانی کا مادہ پیدا کریں ان کو بتائیں کہ اپنے جیب خرچ میں سے اٹھنی ماہوار بچا کر پیش کریں اور جو بچیاں ابھی ناسمجھ ہیں ان کو بتا کر ان کی طرف سے دیں اور دہرا ثواب حاصل کریں۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لجنہ اماء اللہ کے لائحہ عمل میں ایک دستور یہ بھی رکھا تھا کہ "جماعت میں وحدت کی روح قائم رکھنے کے لئے جو بھی خلیفہ وقت ہو اس کی تیار کردہ سکیم کے مطابق اور اس کی ترقی کو مدِّ نظر رکھ کر تمام کارروائیاں ہوں۔"

ناصرات الاحمدیہ کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے چندہ وقفِ جدید کا مطالبہ کیا جا چکا ہے۔ حضور نے یہ بھی ارشاد فرمایا تھا کہ پندرہ دن کے اندر اندر تمام ناصرات کی فہرستیں حضور کی خدمت میں پیش کی جائیں۔ مَیں امید رکھتی ہوں کہ لجنات اور نگران ناصرات کی طرف سے ایسی فہرستیں حضور کی خدمت میں پیش کر دی گئی ہوں گی لیکن اگر کسی لجنہ کی عہدہ داران کی طرف سے سستی اور غفلت ہوئی ہے تو وہ اپنی کوتاہی کو دور کرتے ہوئے جلد از جلد ایسی فہرستیں مع وعدہ کے ارسال کریں۔ اللہ تعالیٰ ہماری بچیوں کو بھی ایسی عظیم الشان قربانی کی توفیق عطا فرمائے جس کی یاد صدیوں تک دنیا بھول نہ سکے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

خاکسار
مریم صدیقہ
صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

درخواستِ دُعا

(محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے میرے لڑکے عزیزم عطاء الکریم صاحب بی۔اے واقفِ زندگی کو جامعہ احمدیہ سے شاہد کی ڈگری حاصل کرنے کے بعد اسی سال پنجاب یونیورسٹی بورڈ کے فاضل عربی (مولوی فاضل) کے امتحان میں بھی کامیابی حاصل ہو گئی ہے الحمد للہ۔ اب اللہ تعالیٰ کے کرم سے عزیز موصوف بطور مربی سلسلہ احمدیہ کام پر متعین ہو کر میری آنکھوں کی ٹھنڈک کا موجب بن رہا ہے۔ میری اپنے احباب سے التجا ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے اپنے جملہ دینی مقاصد میں کامیاب فرمائے۔ آمین۔

عزیز موصوف نے اپنے بیٹے عزیز عطاء الحبیب سلمہ ربہ کی زندگی بھی وقف کر دی ہے اللہ تعالیٰ قبول فرمائے احباب اس کے لئے بھی دعا فرمائیں۔ (ابو العطاء جالندھری)

احمدی بچوں سے امامِ وقت کا مطالبہ — وقفِ جدید کے لئے پچاس ہزار روپیہ! ۵۰،۰۰۰ (مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

تنزانیہ — مشرقی افریقہ کا ایک ملک

مکرم ڈاکٹر طفیل احمد صاحب ڈار ۔ موروگورو ۔ تنزانیہ (مشرقی افریقہ)

تنزانیہ کا ملک مشرقی افریقہ کا جنوب مشرقی حصہ ہے ۔ یوں تو رقبہ میں مغربی پاکستان سے بھی بڑا ہے ۔ مگر آبادی صرف ایک کروڑ کے قریب ہے ۔

یہاں کے لوگ سیاہ رنگ کے ۔ گھنگھریالے بالوں والے ہیں ۔ سوائے چند ایک قبائل کے قد درمیانے درجے کے ہوتے ہیں ۔ عام طور پر بہت ملنسار اور مہمان نواز ہیں مختلف قبائل ہیں ۔ مثلاً (۱) مسزامو (۲) مولوگورو (۳) واہے ہے (۴) منیا میزی (۵) امپارے (۶) مکونڈے (۷) مسائی وغیرہ ۔ ان تمام قبائل میں سے مسائی قبیلہ پسماندہ ہے ۔ یہ لوگ جسم پر سرخ رنگ کی مٹی ملتے ہیں ۔ بالوں کو دھاگے سے گوندھ لیتے ہیں اور دھاگوں کو سرخ رنگ کی مٹی سے لت پت کر کے لکڑی یا پیتل کی نالی سے گزار کر باندھ دیتے ہیں ۔ جسم پر صرف ایک لمبا کپڑا سرخ مٹی سے رنگا ہوا پہنتے ہیں ۔ جو کہ چلتے وقت ادھر ادھر اڑتا رہتا ہے ۔ عورتیں سیاہ رنگ کا کپڑا کمر اور پیٹ پر اچھی طرح باندھ لیتی ہیں ۔ مرد اور عورتیں کانوں اور گلے میں بڑی بڑی بالیاں اور ہار جن میں موتی پروئے ہوتے ہیں پہنتے ہیں ۔ بالیوں کا قطر آدھ فٹ کے قریب ہوتا ہے ۔ بچے بھی بالیاں اور موتیوں کے ہار پہنتے ہیں ۔ یہ لوگ معمولی مٹی کی جھونپڑیوں میں جنگلوں میں رہتے ہیں ۔ خانہ بدوش زندگی بسر کرتے ہیں ۔ ایک خاندان کے پاس تین یا چار سو کے قریب گائیں ہوتی ہیں ان کی خوراک گائے کا دودھ اور خون ہے گائے کے گلے میں شاہ رگ کو چھید کر پیالے میں خون بھر کر پی لیتے ہیں اور بعد میں چھید کو جنگلی کی جڑی بوٹیوں سے تیار کی ہوئی دوائی سے بند کر دیتے ہیں اکثر بہت غلیظ اور گندے ہیں ۔ ٹی بی کا مرض ان لوگوں میں زیادہ پایا جاتا ہے ۔ ایک آدمی کی اکثر دو سے چھ بیویاں ہوتی ہیں ۔ مگر بعض کے پاس دس دس بھی ہوتی ہیں ۔ گو یہ لوگ جنگلوں میں رہتے ہیں مگر میں نے کوئی مرد مسائی نہیں دیکھا جس کے پاؤں میں جوتی نہ ہو ۔ جوتی عام طور پر لاری یا کار کے پرانے ٹائروں کو کاٹ کر بنا لیتے ہیں ۔ ان کی عورتیں سب بغیر جوتی کے ہوتی ہیں ۔ عورتیں سر کے بال منڈوا دیتی ہیں ۔ شراب سارے قبائل عام استعمال کرتے ہیں ۔

شراب یہ لوگ مکی ۔ باجرہ ۔ گڑ اور کیلے سے بناتے ہیں ۔ شراب تولنے کا پیمانہ عام طور پر بڑا پیالہ ہوتا ہے ۔ جس میں کوئی سیر بھر شراب ہوتی ہے اور اس کی قیمت تقریباً پچاس پیسے ہوتی ہے

سوائے تعلیم یافتہ لوگوں کے عام قبائل کا لباس ایک بڑا چوغہ ٹوپی کپڑے کی یا دوری اور اب جناح کیپ بھی استعمال ہوتی ہے پاؤں میں چپل یا بوٹ ہوتے ہیں ۔ گو غربا اس سے بھی محروم ہوتے ہیں ۔ میرا تجربہ ہے کہ یہ لوگ آئندہ کا فکر نہیں کرتے آج اگر پیٹ بھر کر کھانا مل جائے تو دوسرے دن کا فکر دوسرے دن ہی کرتے ہیں ۔

یہاں کے لوگوں کا پیشہ زراعت ہے ان لوگوں کے چھوٹے چھوٹے کھیت ہوتے ہیں اور بجائے ہل چلانے کے کہی سے تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر اناج کے دانے ڈال کر کھیتی باڑی کرتے ہیں ۔ بھیڑ ۔ بکری ۔ گائے بھی پالتے ہیں ۔

یہاں کی زمین بہت زرخیز ہوتی ہے خاص طور پر ملک کا اندرونی حصہ جہاں سیاہ رنگ کی مٹی ہوتی ہے بہت زرخیز ہے جنگلات بہت ہیں اور گھاس جس کو ہاتھی گھاس کہا جاتا ہے بہت زیادہ ہوتا ہے یہ گھاس بہت لمبا حتی کہ چھ فٹ کی بلندی تک ہوتا ہے ۔ بہت گھاس ہونے کی وجہ سے مویشیوں کا چارہ عام ہوتا ہے ۔ اس لئے چارہ بونے کی ضرورت ہی نہیں رہتی ۔ عام طور پر مکی ۔ باجرہ ۔ دھان ۔ کپاس ۔ گنا اور سائیسل پیدا ہوتا ہے ۔ سائیسل پٹ سن کی طرح ریشے دار پیداوار ہوتی ہے ۔ جس سے کپڑا ۔ رسہ اور رجسٹروں کے لئے گتا ۔ اور چادریں بنتی ہیں ۔ آجکل ایک سائیسل (SISAL) کی قیمت تقریباً ۷۰۰/- شلنگ ہے یہ پیداوار امریکہ اور یورپ کو برآمد کی جاتی ہے ۔ معدنیات میں سے سونا ۔ ابرک ۔ چونا اور ہیرے پائے جاتے ہیں ۔ چائے بھی جنوبی حصہ میں ہوتی ہے ۔

جنگلوں میں شیر ۔ چیتا ۔ ہاتھی ۔ بندر ۔ گینڈا کثرت سے ہوتے ہیں ۔

حکومت کے ادارے

صدر مملکت

نائب صدر اول — نائب صدر ثانی

اس کے بعد قومی اسمبلی ہے اور ان میں مختلف محکموں کے وزراء ہیں ۔ ان کے ریجنل کمشنر اور پھر ایریا کمشنر ہیں ۔ ایریا کمشنر کے بعد ایگزیکٹو آفیسر ہیں پھر نمبر دار ہوتے ہیں جو کہ زمین وغیرہ کا ٹیکس وصول کرتے ہیں ۔ عدالتیں باقاعدہ ہیں

یہاں کی رسوم

بعض قبائل میں یہ رسم ہے کہ جب لڑکی بالغ ہو جاتی ہے تو ڈھول سے عورتیں اور مرد گاتے ہوئے گلی کوچوں میں سے گزرتے جاتے ہیں ۔ . . . .

. . . پھر لڑکے اور لڑکی کی رضامندی حاصل کر کے شادی کر دی جاتی ہے ۔ شادی میں عام طور پر کچھ کپڑے ۔ جن کو یہاں کی زبان میں کھانگے (Khanga) کہا جاتا ہے دئے جاتے ہیں ۔ عام طور پر حق مہر شادی کے پہلے دن یعنی نکاح کے وقت ہی لڑکی کا باپ لڑکے سے وصول کر لیتا ہے اور اسی رقم سے وہ جہیز کا سامان تیار کرتا ہے ۔ آج کل یہاں بھی طلاق کا رواج عام ہو رہا ہے تعویز گنڈے ۔ ٹونے کا عام رواج ہے ۔ معلم لوگ چند پیسوں سے دھاگے تعویذ دیتے ہیں ۔ نظر لگنا ۔ جن بھوت کا شکار ہو جانا عام بات ہے حب الوطنی کا مادہ ان لوگوں میں موجود ہے ۔ اپنے ملک کے خلاف کوئی بات سننا برداشت نہیں کر سکتے ۔

مذہب

یہاں زیادہ تر مسلمان ہیں ۔ عیسائی بھی تھوڑے سے ہیں ۔ لا مذہب بھی جنگلوں میں ہیں ۔ جماعت احمدیہ کے تقریباً تمام بڑے بڑے شہروں میں مشن قائم ہیں اور مساجد بھی ہیں ۔

عقیدہ حیات مسیح سے بیزاری — ایک زیر طباعت رسالہ

(مکرم مولوی عبد المنان صاحب شاہد فاضل مربی سلسلہ احمدیہ حال ملتان)

اللہ تعالیٰ سے الہام پا کر سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سنہ ۱۸۹۱-۹۰ء میں حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام کی وفات کا اعلان فرما کر کسر صلیب کا اہم فریضہ انجام دیا ۔ اور وفات مسیح کی تائید میں قرآن مجید احادیث ، اناجیل و تواریخ اور آثار قدیمہ سے دلائل و شواہد پیش فرمائے ۔ مگر ظاہر پرست علماء نے حضور کی سخت مخالفت کی اور کفر و قتل کے فتوے دیئے ۔ چونکہ عقلی و نقلی دلائل قاطعہ و براہین ساطعہ کی رو سے وفات مسیح ثابت شدہ حقیقت ہے اور مسیح بن مریم کی (بروزی رنگ میں) آمد کی علامات پوری ہو چکی ہیں ۔ اسلئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ پیشگوئی فرمائی کہ آج سے تیسری صدی نہیں گذرے گی کہ دانشمند لوگ اس عقیدہ حیات مسیح سے بیزار ہو جائیں گے اور دنیا کی اکثریت اس عقیدہ باطلہ کو چھوڑ کر جماعت احمدیہ میں داخل ہو جائے گی ۔ (تفصیل دیکھیں تذکرۃ الشہادتین)

حضور اقدس کی اس پیشگوئی پر ابھی پہلی صدی ہی ختم نہیں ہوئی کہ لاکھوں دانشمند عقیدہ حیات مسیح سے بیزار ہو کر حلقہ بگوش احمدیت ہو چکے ہیں اور بہت علماء پاکستان و ہند و مصر و شام وغیرہ جماعت احمدیہ میں داخل تو نہیں ہوئے مگر حیات مسیح کے عقیدہ سے بیزار ہو چکے ہیں ۔

مثلاً مولانا ابوالکلام آزاد ۔ سر سید احمد خان ۔ خواجہ حسن نظامی دہلوی سجادہ نشین حضرت خواجہ غلام فرید صاحب سجادہ نشین ۔ علامہ مشرقی ۔ علامہ ڈاکٹر سر محمد اقبال الاستاذ محمود شلتوت ۔ المراغی ۔ رشید رضا وغیرہم . . . .

اسی طرح عیسائی محققین نے اپنی پوری تحقیق کے بعد انجیل مرقس وغیرہ سے ان آیات کو الحاقی قرار دے کر متن سے خارج کر دی ہیں ۔ جن میں حضرت مسیح علیہ السلام کے بجسد العنصری آسمان پر زندہ اٹھائے جانے کا تذکرہ ہے ۔ زیر نظر رسالہ میں ایسے غیر از جماعت معزز احباب کی آراء جمع کی گئی ہیں ۔ جنہوں نے واضح طور پر عقیدہ حیات مسیح سے بیزاری کا اظہار کیا ہے ۔ جس سے غیر از جماعت احباب کے دعوے (حیات مسیح پر امت کا اجماع ہے) کا صریحاً بطلان ہوتا ہے ۔

قارئین کرام اس رسالہ کے بارہ میں اپنے مفید مشورہ سے مستفید فرمائیں نیز معززین غیر از جماعت کی آراء مکمل حوالہ جات کے ساتھ مندرجہ ذیل ایڈریس پر بھجوا کر عند اللہ ماجور ہوں ۔ فجزاکم اللہ تعالیٰ خیراً

خاکسار

(عبد المنان شاہد مربی سلسلہ احمدیہ مسجد احمدیہ محلہ حسین آگاہی ملتان شہر)

ناظمین اطفال و قائدین مجالس توجہ فرمائیں

(از مہتمم صاحب اطفال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

چندہ وقف جدید کے سلسلہ میں اطفال الاحمدیہ کے نام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات عالیہ آپ تک پہنچ چکے ہیں اور حضور کے ارشادات کی تعمیل میں جدوجہد کو تیز کرنے کے لئے صدر مجلس کا پیغام بھی آپ نے پڑھ لیا ہوگا۔ اس ضمن میں جملہ ناظمین اطفال و قائدین مجالس سے گذارش ہے کہ امام وقت کے ان ارشادات کی تعمیل میں آپ زیادہ سے زیادہ اطفال کو اس مبارک تحریک میں شامل کرنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مساعی میں برکت ڈالے اور اس اہم فریضہ کی ادائیگی میں آپ کا ممد و معاون ہو۔

آپ سے یہ بھی درخواست ہے کہ اپنی مجلس کے جملہ اطفال کے کوائف مندرجہ ذیل گوشوارہ کے مطابق جلد از جلد مرکز میں بھجوا دیں۔ تا حضرت امیر المومنین کی خدمت میں شعبہ ہذا کی طرف سے مجموعی رپورٹ بھجوائی جا سکے

نام مجلس	کل تعداد اطفال	وقف جدید میں وعدہ لکھوانے والے اطفال کی تعداد	کل وعدہ	ادائیگی کی کیفیت

نیز آئندہ ہر ماہ ماہانہ رپورٹ کارگزاری بھیجتے وقت شعبہ وقف جدید کی مساعی کی مکمل رپورٹ ضرور درج کیا کریں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

۲۹ رمضان المبارک سے پہلے تحریک جدید کا چندہ سو فیصدی ادا کرنے والے احباب

ایسے افراد کے ناموں کی اشاعت کی ذمہ داری متعلقہ جماعتوں پر ہوگی

چونکہ مقامی طور پر چندہ وصول ہونے کی اطلاع مرکز کو کچھ عرصہ بعد میسر آتی ہے۔ اس لئے ۲۹ رمضان سے پہلے سو فیصدی چندہ ادا کر دینے والے مجاہدین کے اسماء مرکز کی طرف سے الفضل میں شائع کر دئے جائیں۔ تو کچھ افراد کے نام اشاعت سے رہ جاتے ہیں۔ سو امسال عہدیداران جماعت سے بالخصوص سیکرٹری صاحب تحریک جدید سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ مقامی طور پر ۲۹ رمضان کے معاً بعد ایک جامع فہرست تیار کریں جس میں ان کی جماعت کے جملہ مجاہدین جو اپنا چندہ سو فی صدی ادا کر چکے ہوں مذکور ہوں اور ایسی فہرست دفتر ہذا کو اولین فرصت میں ارسال فرما دیں۔ امسال انشاء اللہ مقامی عہدیداران کی تیار کردہ فہرستیں ہی اشاعت پذیر ہوں گی۔

۲۹ رمضان سے پہلے جو فہرستیں قسطوار دفتر ہذا میں موصول ہوں گی وہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں دعا کے لئے ضرور پیش کر دی جائیں گی۔ لیکن ان کی اشاعت الفضل میں نہ کی جائے گی۔ الفضل میں وہی فہرستیں شائع ہوں گی جو ۲۹ رمضان المبارک کے معاً بعد جامع طور پر مرکز کو مہیا کی جائیں گی

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

ہمارے زمیندار اور مزارعہ حضرات توجہ فرمائیں

فصل خریف (کپاس کی چنائی۔ مکئی اور جھونہ وغیرہ کی کٹائی) شروع ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے زمیندار اور مزارعہ بھائیوں کے اموال اور نفوس میں زیادہ سے زیادہ برکت ڈالے تا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے عزیز مالوں کی قربانی کر کے اس کی رضا اور خوشنودی کو حاصل کرنے والے ہوں۔ آمین

زمیندار اور مزارعہ حضرات کے بارہ میں سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد بابرکت حسب ذیل ہے۔ حضور انور رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

ا۔ زمیندار احباب جن کی زمین (زیر کاشت) دس ایکڑ سے کم ہو وہ ایک آنہ (چھ پیسے) فی ایکڑ اور اس سے زائد زمین والے دو آنہ ۲

امراء و پریذیڈنٹ صاحبان جماعتہائے احمدیہ کی خدمت میں

جیسا کہ احباب کو علم ہے کہ رشتہ ناطہ کے متعلق ہر جگہ تکلیف محسوس کی جا رہی ہے۔ اور ضرورت مند دوستوں کو یہ شکایت ہے کہ مناسب رشتے انہیں نہیں مل رہے۔ لیکن آپ خود سمجھ سکتے ہیں کہ جب مرکز میں آپ بزرگوں کی طرف سے فہرست ہائے قابل نکاح ذکور و اناث ضروری کوائف کے ساتھ نہ آئیں تو دفتر کس طرح ضرورت مند احباب کو مناسب رشتے بتا سکتا ہے۔

عاجز نے بارہا آپ بزرگان کی خدمت میں بذریعہ خطوط یہ توجہ دلائی ہے کہ جس طرح ہو سکے اپنی پہلی فرصت میں اس فریضہ کو سرانجام دیں۔ مگر اب تک چند جماعتوں کی فہرستیں دفتر میں آئی ہیں۔ جب تک سب جماعتوں کی طرف سے ایسی فہرستیں نہ آئیں رشتہ ناطہ کی دقت حل نہیں ہو سکتی۔

پس اس دقت کو دور کرنے کا علاج آپ بزرگوں کے ہاتھ میں ہے۔ میرے نزدیک یہ ضروری ہے کہ جماعت میں سیکرٹری رشتہ ناطہ مقرر کئے جائیں اور سیکرٹری صاحبان اپنے پاس رجسٹر میں قابل نکاح ذکور و اناث کی ضروری کوائف کے ساتھ فہرست درج کریں اور اس کی نقل ہمارے دفتر کو مہیا کریں اور رشتہ ناطہ کے سلسلہ میں جو کام کریں اس کی باقاعدہ مرکز رشتہ ناطہ میں اطلاع دیتے رہیں۔ جن جماعتوں میں اب سیکرٹری موجود نہیں۔ ان میں جلد سیکرٹری رشتہ ناطہ مقرر کیا جائے یا سیکرٹری صاحب امور عامہ اس کام کو خود انجام دیں۔

سو میں امید کرتا ہوں کہ اس نازک اور اہم کام میں تمام امراء و صدر صاحبان جماعت دفتر رشتہ ناطہ کا ہاتھ بٹائیں گے اور مجلس شوریٰ میں جو آپ بزرگوں نے رشتہ ناطہ کے متعلق فیصلہ جات کئے ہوئے ہیں۔ ان کو عملی جامہ پہنائیں گے۔

(انچارج شعبہ رشتہ ناطہ)

قابل تقلید نمونہ

مکرمی محمد اقبال حسین صاحب موصی ۲۳۱۷ ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر ساکن محلہ دارالعلوم غربی ربوہ ضلع جھنگ نے اپنا حصہ وصیت ۱/۱۰ کی بجائے ۱/۳ حصہ کر دیا ہے۔ احباب جماعت احمدیہ دعا فرمائیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ موصی موصوف کو سلسلہ عالیہ احمدیہ کی زیادہ سے زیادہ خدمت بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ہر کام میں انکا حامی و ناصر ہو۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

درخواستہائے دعا

خاکسار آجکل سخت پریشان ہے۔ اہلیہ بیمار چلی آتی ہیں۔ میں بہت سی مشکلات میں اور ابتلاؤں میں پھنسا ہوا ہوں۔ سب احمدی بہن بھائیوں کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے

(سلطان محمد خان احمدی انچارج شفاخانہ حیوانات نانقاہ شریف)

۲۔ میری والدہ صاحبہ چند دنوں سے بیمار ہے اور بدن پر سوزش بھی ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں صحت کاملہ و عاجلہ کی دعا کی درخواست ہے۔

(شاکرہ دارالیمن ربوہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

۲ (تیرہ پیسہ) فی ایکڑ کے حساب سے برائے تعمیر مساجد بیرون ادا کیا کریں"

۲۔ مزارع احباب جن کی مزارعت (زیر کاشت) دس ایکڑ سے کم ہو۔ وہ دو پیسہ (تین نئے پیسے) فی ایکڑ اور زائد مزارعت والے ایک آنہ (چھ پیسے) فی ایکڑ کی شرح سے مسجد فنڈ میں دیا کریں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید۔ ربوہ)

وصایا

ضروری نوٹ :۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲:۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مالی اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

مسل نمبر:۔ ۱۸۵۳۸

میں عبداللہ ولد ٹھیکیدار غلام رسول صاحب قوم راجپوت عمر ۴۱ سال پیدائشی احمدی ساکن محلہ دارالرحمت شرقی ربوہ ڈاک خانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۱۰/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ میری ماہوار آمد جو اس وقت ۱۲۰/- روپے بطور جیب خرچ ہے۔ میں اپنی ماہوار آمد جو بھی ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد میں کوئی جائداد پیدا کروں یا بوقت وفات جو میرا ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ ہوگی (شرط اول ۵/-)

العبد: عبداللہ پسر غلام رسول ٹھیکیدار دارالرحمت شرقی ربوہ ضلع جھنگ ۱۵/۱۰/۶۶ء

گواہ شد:۔ محمد صدیق ایم اے ایم او ایل صدر عمومی ربوہ

گواہ شد:۔ محمد صادق بٹ انسپکٹر وصایا دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ۔

مسل نمبر ۱۸۵۳۹:۔ میں سلیم اختر زوجہ محمد صادق ندیم قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر

۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ڈاک خانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵ مئی ۱۹۶۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے:۔

حق مہر بذمہ خاوند ۵۵۰/- روپے

طلائی ہار وزنی ۱/۲ ۱ تولہ	}	۴۵۰/- مجموعی قیمت
کانٹے وزنی ۱ تولہ		
ٹکہ وزنی ۱ تولہ		

کل میزان ۔۔۔ ۱۰۰۰ روپے

اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں ہے میں اپنے حق مہر اور زیورات جو مجموعی رقم ایک ہزار روپے ہوتی ہے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں یا میری کوئی اور آمد ہوگی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ فقط ۲۵ مئی ۱۹۶۶ء بنا لفضل منا انت اللہ المسیح الحلیم

(شرط اول ۱/-)

الامۃ: سلیم اختر معرفت محمد صادق ندیم آزاد بک بائنڈرز اینڈ سٹیشنرز گولبازار ربوہ

گواہ شد:۔ محمد صادق ندیم خاوند موصیہ معرفت آزاد بک بائنڈرز گولبازار ربوہ

گواہ شد:۔ محمد لطیف محلہ دارالنصر غربی ربوہ

مسل نمبر ۱۸۵۴۰:۔ میں فضل بی بی بیوہ حاجی فضل الٰہی صاحب بھیروی مرحوم قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۶۸ سال بیعت ۱۹۱۲ء ساکن دارالیمن ربوہ ڈاک خانہ خاص ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۹/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری میری اس وقت کوئی منقولہ و غیر منقولہ جائداد نہیں ہے میرا مہر مبلغ پانچ سو روپیہ تھا۔ جو میں اپنے خاوند سے وصول کر چکی ہوں۔ میں اپنے مہر کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا بوقت وفات میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

میرا گزارہ میرے لڑکے کے ذمہ ہے جو مجھے بصورت نان و نفقہ امداد دیتے ہیں اور اس وقت میری کوئی آمد نہیں ہے اگر کبھی کوئی آمد پیدا ہوئی تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری وصیت آج سے نافذ فرمائی جاوے۔ (شرط اول ۱/- روپیہ)

الامۃ:۔ نشان انگوٹھا فضل بی بی

گواہ شد:۔ محمد منیر اسد ولد خدا بخش صاحب دارالیمن ربوہ

گواہ شد:۔ بشیر احمد خان ولد حاجی فضل الٰہی مرحوم بسر موجیہ کارکن دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ

مسل نمبر ۱۸۵۴۱:۔ میں نذیر احمد ولد مکی بہادر خان قوم قریشی پیشہ ملازمت پیدائشی احمدی ساکن چک لالہ ڈاک خانہ خاص ضلع راولپنڈی۔ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۶/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۱۴۴/- روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس کے علاوہ مبلغ ۱۵۰۰/- روپے نقد ہیں جو میں نے تجارت پر کسی دوست کو دیئے ہوئے ہیں میں اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں میری یہ وصیت ۱/۶/۶۶ سے منظور فرمائی جائے (شرط اول ۲/- روپے)

العبد:۔ نذیر احمد ۶۰۳ کمپنی چک لالہ ضلع راولپنڈی

گواہ شد:۔ حشمت علی ۳/۵۱ ڈبل لائن چک لالہ راولپنڈی

گواہ شد:۔ سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا چک لالہ ضلع راولپنڈی۔

مسل نمبر ۱۸۵۴۲:۔ میں محمد ابراہیم ولد حسین دین قوم مغل پیشہ بے کاری عمر ۶۳ سال پیدائشی احمدی ساکن جہلم ڈاک خاص ضلع خاص صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۶/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ جو میری ملکیت ہے۔

۱۔ مبلغ گیارہ ہزار روپے میری ملکیت ہے

نوٹ:۔ اس میں سے چار ہزار روپے ایک دوست کو قرض دیا ہے۔ میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

مجھے اس وقت مبلغ ۲۶/- روپے ماہوار پنشن ملتی ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا رہوں گا میری یہ وصیت ۸/۶/۶۶ سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:۔ محمد ابراہیم معرفت مرزا محمد اسلم صاحب کلرک ریلوے کالونی مکان ۳۵ ا جہلم

گواہ شد:۔ عبدالرحیم سیکرٹری مالی جماعت احمدیہ جہلم۔

گواہ شد:۔ سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق
روزنامہ
الفضل ربوہ
مینیجر
سے خط و کتابت کیا کریں۔

دلفریب زیورات کا واحد مرکز
فرحت علی جیولرز دی مال لاہور
فون نمبر ۲۶۲۳

ہمدرد نسواں (ٹھراکی گولیاں) دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس بکس ۲۰/- روپے

کاروباری مشاغل کیساتھ ساتھ علمی ذوق کو ترقی دینے کی ضرورت

ایک علم دوست کنٹریکٹر اور ان کے تحقیقی ذوق کا تذکرہ

(محترم پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب ایم اے (کینٹب) پرنسپل تعلیم الاسلام کالج۔ ربوہ)

حال ہی میں لاہور سے ربوہ آتے ہوئے میرے ایک ہمسفر راجہ محمد نواز صاحب تھے جو چوہا سیدن شاہ کے رہنے والے ہیں اور سالہا سال سے محکمہ آثار قدیمہ میں تعمیرات عامہ کے کنٹریکٹر کا کام کر رہے ہیں۔ اس محکمہ کی تمام تو نہیں اکثر بڑی اور چھوٹی شخصیتوں سے واقف ہیں اور ان کے حالات جانتے ہیں۔ ہمارے ایک مرحوم بھائی قاضی عبدالمجید صاحب کو بھی جانتے ہیں۔ جو محکمہ آثار قدیمہ میں نوکر تھے بلکہ محکمہ نمک میں تھے لیکن چوہا سیدن شاہ کا باشندہ ہونے کی وجہ سے نہ علاقہ نمک اور محکمہ کی کئی شخصیتوں کو بھی جانتے ہیں۔ کھیوڑہ، پنڈ دادن خان، وڑچھہ وغیرہ کے ساتھ جن لوگوں کا تعلق رہا ہے یا اب ہے ان کو خوب جانتے ہیں۔ سلسلہ کے محترم بزرگ پنجاب کی سول سروس کے ریٹائرڈ افسر بندوبست کے خصوصی ماہر راجہ علی محمد صاحب سے ان کی ملاقات ہے۔ راجہ صاحب جیسا کہ جماعت کے اکثر دوست جانتے ہیں بڑے مخلص اور علم دوست بزرگ ہیں۔ ایک وقت تھا یہ خاکسار بھی ان کے ساتھ مل کر دوسرے دوستوں کے ہمراہ جماعتی دفاتر کی نگرانی اور ان کے متعلق رپورٹیں مرتب کرنے کا کام کر چکا ہے۔ یہ قادیان کے زمانے اور تحریک جدید کے ابتدائی سالوں کی بات ہے۔

میں لکھتا لکھتا کسی اور طرف نہ نکل جاؤں۔ میری اصل غرض یہ کہنا ہے کہ راجہ محمد نواز صاحب کاروبار کے ساتھ ساتھ اپنے علمی ذوق کی تشفی بھی کرتے رہتے ہیں۔ چنانچہ محکمہ آثار قدیمہ کے ساتھ تعلق رکھنے کی وجہ سے تاریخ میں خاص دلچسپی اور خاص درک رکھتے ہیں۔ محکمہ آثار قدیمہ والے جگہ جگہ کھدائی کا کام تو کرواتے ہی رہتے ہیں اس کھدائی کے سلسلہ میں کئی قسم کی دلچسپ اور قیمتی علمی اور تاریخی دونوں لحاظ سے قیمتی چیزیں ہاتھ لگتی رہتی ہیں۔ ان میں سے بعض کھدائی کرنے والے مزدوروں اور ان کے نگرانوں کے حصے میں آ جاتی ہیں۔ راجہ محمد نواز صاحب چونکہ علمی مذاق رکھتے ہیں اس لئے اس قسم کے چھوٹے چھوٹے آثار کو حسب موقعہ جمع کرتے رہتے ہیں۔ ان میں ایسے پتھر بھی ہوتے ہیں جو کبھی کسی جانور یا کسی پودے کا حصہ تھے لیکن لمبے عرصہ تک دبے رہنے کی وجہ سے پتھر میں تبدیل ہو چکے ہیں۔ اب وہ ہیں تو پتھر لیکن کسی جاندار کے ڈھانچے یا اس کے ٹکڑے کی صورت میں ہیں۔ علم حیات والے ایسے پتھروں کی بڑی قدر کرتے ہیں۔ ان پر اپنی تحقیق کی بنیاد رکھتے ہیں راجہ محمد نواز صاحب نے بعض قلمی کتابوں کا بھی ذخیرہ کر رکھا ہے جو زیادہ پرانی نہ سہی لیکن سو سو سال یا اس کے کچھ زیادہ کی لکھی ہوئی ضرور ہیں۔ زیادہ تر طب کے متعلق ہیں لیکن ایک دوسری سے عجیب ہیں جیسا کہ ہمارے دوست جانتے ہیں کہ پرانی قلمی کتابوں کو علمی حلقوں میں بہت قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے ایک اس وجہ سے کہ وہ گذشتہ زمانے کی یادگار ہیں۔ اور ایک اس وجہ سے کہ ان کتابوں سے علمی اور تاریخی مسائل کے حل کرنے میں بڑی مدد ملتی ہے۔ ان کی پہچان اور پرکھ بھی خاص مہارت کا کام ہے۔ اور جو لائبریریاں ایسے نوادر کو اپنے یہاں جمع کرتی ہیں وہ ایسے ماہر بھی اپنے سٹاف میں یا اپنے مشیروں میں رکھتی ہیں جو پرانی قلمی کتابوں کی قدر و قیمت کا اندازہ لگانے کی خوب اہلیت رکھتے ہیں۔ دنیا کی بڑی بڑی لائبریریاں اپنے یہاں پرانی سے پرانی قلمی کتابوں کا ذخیرہ سنبھال کر رکھتی ہیں۔

راجہ محمد نواز صاحب سے معلوم ہوا کہ ہمارے محترم بزرگ راجہ علی محمد صاحب اس زمانے میں جب کہ بندوبست کے کام کے سلسلہ میں ان کو گاؤں گاؤں کے حالات کا بہت قریب سے دیکھنے کا موقع ملا۔ اور قوم قوم اور قبیلہ قبیلہ اور خاندان خاندان کے حالات کو جانچنا پڑا تو انہوں نے مطبوعہ تاریخی کتابوں اور رسالوں سے مدد لینے کے علاوہ جو اس وقت دستیاب ہو سکیں اپنی ذاتی تحقیق سے بھی کام لیا۔ اور تحقیق کے نتائج کو نوٹوں کی شکل میں اکٹھا کر لیا۔ ان کے پاس نادر کتابوں کے علاوہ اپنی تحقیق کے متعلق اپنے تیار کردہ بیش بہا نوٹوں کا ذخیرہ بھی ہے جسے ترتیب دیکر پنجاب اور پنجاب کی قوموں کی تاریخ کے کئی ابواب تیار ہو سکتے ہیں۔

میرے اس نوٹ کا مقصد یہ ہے کہ میں دوستوں کو راجہ محمد نواز صاحب سے متعارف کراؤں اور دوستوں میں یہ تحریک کروں کہ جہاں تک انہیں موقعہ ملے وہ بھی کاروباری مشاغل کے ساتھ کچھ نہ کچھ علمی ذوق و شوق شامل رکھیں اور علمی نوادر کو جہاں تک ہو سکے جمع کرتے رہیں اور انہیں ضائع نہ ہونے دیں۔ خوشی کی بات ہے کہ راجہ صاحب اس پر آمادہ ہو گئے ہیں کہ اپنے کام کے سلسلہ میں یا اور کسی تعلق میں جو چھوٹے بڑے آثار گرے پڑے انہیں ملیں ان سب کو تعلیم الاسلام کالج میں بھیجتے رہیں۔ کالج میں انہیں ترتیب سے محفوظ کر لیا جائے گا۔ جب کافی تعداد میں ایسے آثار جمع ہو جائیں گے تو انہیں طلباء کے فائدے کے لئے ایک میوزیم کی شکل میں آراستہ کیا جائے گا۔ پھر اس میوزیم سے کالج کے سب شعبہ جات کیا طلباء اور کیا اساتذہ تدریسی و تحقیق کے کام میں فائدہ اٹھائیں گے۔

راجہ صاحب نے یہ بھی وعدہ فرمایا ہے کہ قلمی کتابوں کا اپنا ذخیرہ کالج کو دے دیں گے۔ اس ذخیرے سے کالج کی لائبریری میں قلمی کتابوں کا سیکشن قائم کر دیا جائے گا۔ ان کی تجویز پر عمل کرتے ہوئے ہم اپنے محترم بزرگ راجہ علی محمد صاحب کی خدمت میں بھی حاضر ہوں گے اور ان سے وہ نوٹ حاصل کریں گے جو انہوں نے پنجاب کے اس حصے میں برسوں چل پھر کر یہاں کی قوموں اور قبائل کے حالات کا خود مشاہدہ کر کے مرتب کر رکھے ہیں ان نوٹوں کو بھی کالج کی لائبریری میں محفوظ کر لیا جائے گا۔ تاکہ بعد میں آنے والے محققین ان سے فائدہ اٹھا سکیں۔ تحقیق کی حدود اور تحقیق کے نتائج کی حد بندی نہیں ہو سکتی۔ نئے نئے مسائل اور نئے چیلنج پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ نئے چیلنج نئی تحقیقات کو دعوت دیتے رہتے ہیں اور نئی لیاقتوں کو اکساتے رہتے ہیں۔ اور مل ملا کر پرانی دستاویزوں اور پرانے آثار سے نئی روشنی حاصل کرنے میں کامیابی حاصل ہوتی ہے۔

جن دوستوں کے پاس اس قسم کے نوادر پہلے سے موجود ہوں یا آئندہ کسی طرح دستیاب ہوں ان کو چاہیئے کہ کسی مرکز میں جیسا کہ تعلیم الاسلام کالج ہے بھیج دیں ان کی حفاظت کا یہ بہترین طریق ہے۔

ضروری اور اہم خبریں

لندن ۲۴ نومبر۔ صدر ایوب خان نے برطانوی وزیراعظم مسٹر ولسن سے ملاقات کے دوران بھارت کو برطانیہ سے ملنے والی فوجی امداد اور دوسرے اہم امور پر بات چیت کی ہے اور بتایا ہے کہ بھارت اعلان تاشقند سے منحرف ہو گیا۔ ایسوسی ایٹڈ پریس آف پاکستان کے خاص نمائندے مسٹر لے۔ اے۔ غطیم کی اطلاع کے مطابق صدر ایوب اور مسٹر ولسن کی تین ملاقاتیں ہو چکی ہیں مسٹر غطیم نے باخبر ذرائع کے حوالہ سے یہ بھی بتایا ہے کہ دونوں سربراہوں نے بعض سنگین نوعیت کے مسائل پر بھی بات چیت کی ہے اور صدر ایوب کے دورہ برطانیہ کو اس لحاظ سے بھی خاص اہمیت دی جا رہی ہے کہ وہ چین، امریکہ اور روس کے بعد برطانیہ کے دورے پر آئے ہیں۔

● ملتان ۲۴ نومبر۔ مولوی قاضی احسان احمد شجاع آبادی ۲۲ نومبر بروز منگل ۳ بجے شجاع آباد میں انتقال کر گئے۔ انہیں آج بروز جمعرات شجاع آباد میں ان کے آبائی گاؤں میں سپرد خاک کیا جائے گا۔ وہ گذشتہ چھ ماہ سے جگر کے سرطان میں مبتلا تھے یہی مرض ان کے لئے جان لیوا ثابت ہوا۔ وفات کے وقت ان کی عمر ۵۶ سال تھی۔

● لندن ۲۴ نومبر۔ پنجاب یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر حمید احمد خان کل برطانیہ کے تین ہفتوں کے دورہ پر لندن پہنچ گئے۔ آپ برطانیہ میں یونیورسٹیوں کا معائنہ اور تعلیمی نظام کا مطالعہ کریں گے۔

● ڈھاکہ ۲۴ نومبر۔ مرکزی وزیر دفاع مسٹر اے آر خان قومی اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں شرکت کرنے کے لئے یہاں پہنچ گئے۔ وزارت دفاع سنبھالنے کے بعد وہ پہلی بار مشرقی پاکستان آئے ہیں۔